جلد ۱۲ | دوشنبہ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۴ جون ۱۹۰۷ع | نمبر ۲۴

مقدمۃ الجیش

بار احسن گرم ہوا ہی پکار رو

خدا کے فضل سے اور کسی محسن پرست شیعہ
کی دعا سے ہمارا میں ہی کہ عرصہ سے ویران
کارخانہ بنا ہوا ہے۔ بی گوہر جان کا کلکتہ سے
نزول اجلال کیا ہوا گویا بہشت کی مفت نعمت
ہاتھ لگی۔ بڑی بڑی مقطع صورتوں۔ نورانی چہروں
اور لمبی داڑھی والے بزرگوں کو ہم نے خود دیکھا
ہے کہ وہ خدا سہلا سہلا کر ہوٹلوں میں گوہر کا
گانا سنتے ہیں۔ اب گویا ہی گوہر کے گھر ہی تک
پہنچی جاتی ہیں۔ یہ خبر ہم نہیں۔ یہ
گوہر صاحبہ آنے کے لیے پہلے پہنچ
بنے ٹھنے ... ...

داڑھی کا صفایا کرائیے

بہرحال اسرائیلی بنیئے تب کہیں دعا قبول ہونے
کی امید کیجیے۔ سنا ہے بی گوہر داڑھی
سے بہت گھبراتی ہیں۔ سخت نفرت کرتی
ہیں؟ آخر یہ کیوں۔ اگر داڑھی کی
جھاڑی سے چہرے کے کاٹ کھانے کا اندیشہ
ہے تو پہلے حجامت بنوا لیجیے پھر کوشش کر لیا کیجیے
تب داڑھی والوں سے بات کیجیے۔ اور
اگر کوئی اور سبب ہے تو خیر۔ بہرحال بی گوہر
کی حضوری حاصل کرنے کے لیے تین
چیزیں دہنی ضرور ہیں۔ اعلیٰ کا سوٹ نعلین
حضرت موسیٰ کی پیروی کیجیے تب جلوہ نظر آئیگا
تیسرے کسی حیرت انگیز طریقے سے سن شریف
بست سالہ بنا لیجیے۔ دیکھیں بی گوہر کے مبارک قدم

ہاؤس ٹیکس بھوپال

خبر ہے جیسی خود بیگم صاحبہ بھوپال مستعد ہیں
ویسے ہی ریاست کے افسر بھی۔ مربی کے سانچے
میں ڈھلے ہوئے ہیں۔ ہاؤس ٹیکس قائم کیا جاتا
ہے بہت چاہت خوب۔ ہم خوش ہمارا خدا خوش
مگر ٹیکس کی تشخیص جب حیثیت مکان پر ہوگی تو
اُس حیثیت کے اندازہ کرنے کے لیے کیا کیا تگ و دو
کافی سمجھی جائیگی ہے خود افسوس کے ساتھ
ایک افسر کو لیجیے سنا کر اپنی تشخیص دونی
کیجائے تاکہ خیر خواہی سے ڈیوڑھی ہو
جائے۔ ریاست کی خیر خواہی میں غریب
رعایا کے گلے پر چھری پھیر نہیں سکو گے کہ
اور دشوار کیا چاہیے۔ ہر تشخیص کنندہ
کے تو پو بارہ رہینگے مگر رعایا پائی پائی کو اپنے

حیدرآباد مین شرر

سچ تو یہ ہے کہ جب کسی چیز کی چاٹ پڑ جاتی ہے تو مشکل سے چھوٹتی ہے۔ حیدرآباد دکن کی خوش قسمتی کہیے یا بدنصیبی پر محمول کیجیے۔ یا مولانا شرر کے آب و دانہ کی تعریف کیجیے۔ غرض جو کچھ ہو ہمارے مولانا پھر حیدرآباد پہنچے اور دہوم سے پہنچے مگر اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا گل کھلاتے ہین اتفاق سے آپکے تخلص ایسا پایا ہے جو ہر طرح آپکے لیے موزون ہے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ آپ ہی کی ذات کے لیے یہ لفظ بنایا گیا۔ خدا کرے ابکی مرتبہ مولانا پہلی شکایتون کی تلافی کرنے کی کوشش کرین ورنہ اندیشہ ہے کہ اپنی دیوالیہ پن لغزیری کو پھر انہین عمر بھر کے لیے رونا پڑے مگر معلوم نہین وہ گداز کہ انہون نے بے وارثہ چھوڑا یا کسیکے نام وصیت نامہ لکھتے گئے ہین۔ خدا کے فضل سے مولانا خود صاحب اولاد ہین۔ مگر بغیر کسی ولی کے سایہ کے مولانا کا کمسن لڑکا ان کی عدم موجودگی مین اتنا بڑا بار نہین اوٹھا سکتا۔ کیا عجب ہے کہ مولانا گھر بار اور کل انتظامات کا چارج کسی اپنے خاص دوست کو دیتے گئے ہون۔ حیدرآباد کے مغربی تعلیم و تہذیب کے دلدادہ مولانا شرر کا خاص طور سے خیر مقدم کرینگے اور آزادی پسند بیگمات مولانا کے قدم لین۔ کہ آپ پردہ کی زبردست زنجیرون کو حرف غلط کر ایک اشارہ سے گرہ کو کرشمہ کرنے والے بزرگ ہین

حالی سکہ کا چل چلاؤ

لو صاحب حالی سکہ کے کفن دفن کا سامان ابھی شروع ہوگیا۔ اور کیون نہ ہوتا۔ نئی روشنی نے لوگ تھے مگر بطور ضمیر قبل الذکر ہم پہلے ہی کہہ چکے تھے کہ حیدرآباد کا انتظامی فلسفہ ایک زبردست پلٹا کھانیوالا ہے۔ گو نبستی خیرخواہان خیرخواہی کے مرتے وقت اولاد کو وصیت کرتے گئے تھے کہ جہان تک ریاست کی بھلائی کیجائے کرنی کسر اوٹھا نہ رکھنا۔ سپوت تابعی ایسے تھے کہ باواجان کی آخری وصیت پوری کرنیکو اپنا جز و ایمان سمجھکر ہمہ تن مستعد ہوگئے۔ چنانچہ سرکاری خیرخواہی نے زندہ باد تو اور خوب باد ہاے مردہ بہشت مین جائے یا دوزخ مین اونہین اپنے علوی مذہب سے کام اور باواجان کی وصیت پوری کرنے سے مطلب۔ وزارت اور وہ بھی مہاراجہ سرکشن پرشاد کی جو مجسم قابلیت اور سرتاپا علم و ہنر۔ اوسکا پوچھنا ہی فضول ہے۔ بیکاری و بیکامی چون مرکباب اندر کی سی حالت۔ وزارت کا ہیکو ہے۔ گویا جس کا برتن ہے کہ دروازہ پڑا۔ اور دب گیا۔

سنا ہے کہ یار لوگون نے حضور نظام کو بھی چنگ پر چڑھا کر راضی کر لیا ہے۔ کہ امپیریل گورنمنٹ کی خواہش کے مطابق سکہ آصفیہ مین تبدیلی کردی جائے۔ یعنے ایک طرف ہز مجسٹی کنگ ایڈورڈ کی شکل مضروب کی جائے۔ اور دوسری طرف

آصفی سکہ

رائے تو اچھی ہے۔ ضرور ایسا ہی ہونا چاہیے ہم بھی بہا کرتے ہین۔ حیدرآباد دکن مین سکہ پر تصویر نہ ہونے سے زر بستہ اگر پہلے کم تھی تو اب زیادہ ہوجائیگی بہرحال کسی صورت بادشاہ وقت کی پوجا ہونی چاہیے۔ اگر حضور نظام ایسی اخلاقی کمزوری کے واقعی مرتکب ہوئے اور وہ خود اپنی مورتی پجوانی اور رہی سہی عظمت کو قربان کردینے کو تیار ہوگئے ہین تو مقام افسوس ہے۔ اسلیے کہ شرعاً تصویر کا ہونا بالکل ناجائز ہے مگر یہ عام مسلمانون کی شرع کا ذکر ہے۔ حیدرآباد کے پولیٹیکل سرکل مین جو شرع رائج ہے اوسکا حال ہمین نہین معلوم۔ اگر امپیریل گورنمنٹ کو اس طرف توجہ دلائی جائے تو یقیناً نتیجہ حسب دلخواہ نکلیگا۔ مگر ایسا کرے کون؟ جب خود ہی یہ حالت ہو کہ چہرے کہین چوری کر اور سامنے کہین تیرا گھر سنتا ہے دیکھے کون وہ توجہ کون دلائے۔ باواجان کی وصیت پر عمل مگر یہ تو دین دنیا دونون سے جائین

شرم! شرم!! شرم!!!

ہم اسپر تیار ہین کہ جو دشمن ملک اور قومی نمک حرام اسطرح ریاست کی بھلائی کر رہے ہین اور ظاہرا دوست نما دشمن بنے ہوئے ہین اونکا کچا چٹھا پبلک اسٹیج پر پیش کردین یہہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایسے رگ و ریشہ ریاست کے طرفدار ہین اور نہ امپیریل گورنمنٹ خیرخواہ بلکہ پیٹ بھرے اواکر نمک خوری کے بھلے۔

بھوپال کے برقع پوشوں کا عجیب نظارہ

بھوپال کے برقع خلق کے لیے اگرچہ تمام ہند
تو اس سے کیا ہوتا ہے خدا کے فضل سے وہان
کی عورتون کی فیاض طبیعت نے اس کمی کو
بہت ہی خوبصورتی سے پورا کر دیا ہے اور
وہ اپنے مرد و شہر سے اس الزام کو مٹانے
کے لیے سینہ سپر ہو گئی ہین۔ بھولے بھٹکے
مسافر کی ۹ بجے رات کے بعد رہنمائی کرنے کو
ماہر یکدل عورتین نعرہ از غیب خون آمدہ
کارے بکند کی مصداق بنجاتی ہین مسافرون
پر خصوصیت کے ساتھ نظر کرم ہوتی ہے
آٹھ آٹھ دس دس برقع پوشون کا
ایک گروہ محض مسافر نوازی کے خیال سے چکر
لگاتا اگر کوئی بے عشقی پر محمول کرے تو
سخت اخلاقی گناہ ہے۔ خضر رہنمائی کرتے
تھے اور ہمزاد کرتے تھے مگر کوئی منزل مقصود
تک پہنچا کر غائب گویا کچھ مطلب ہی نتھا۔
یہ پاک طینت بھولے بھٹکے نو جوان مسافر
کو اسکے نہین بلکہ اپنے منزل مقصود تک
پہنچا کر بھی بس نہین کرتین بلکہ ماہیہ اور دانہ
گھاس کا بھی اوس وقت تک کا ٹھیکہ لے
لیتی ہین جبتک کچھ بھی جان باقی ہے۔ اور
اوس کے بعد اوس کی قسمت پر گھر
سے باہر چھوڑ کر کسی نووارد کی تلاش
ہوتی ہے۔ معلوم نہین کس شوخ طبیعت
والے کی دعا ہے۔ کہ جگر اطوق اور زنار تو
نمک ایک پہیر ہو گیا۔ مگر یہ مبارک سلسلہ ناتمام ہی
ختم ہی نہین ہوتا۔ دیکھین مردوں کی حکومت
جبتک [illegible] تو [illegible] کا رواج رہتا ہے یا مردوں
کی بن آتی ہے۔

نواب محسن الملک اور لارڈ لیمنگٹن

مغربی تعلیم والے جادو اور تسخیر کے قائل نہین
نہ سہی مگر خدا کے لیے وہ ہمین یہ بتلا دین۔
کہ نواب محسن الملک کو وہ ایسا کونسا چھو منتر
یاد ہے جس سے وہ اپنے مخاطب کو گرویدہ
بنا لیتے ہین۔ یا تو نواب صاحب واقعی کسی
زبردست عمل کے عامل ہین۔ اور جو یہ نہین
ہے تو کیا عجب ہے کہ نواب صاحب کی آنکھ مین
مقناطیسی ہو جسکا اثر مخاطب کو مبہوت بنا
دیتا ہے۔ بہر حال جو کچھ ہو اس مین شک
نہین کہ نواب صاحب کی گفتگو مین اثر
اور زبردست اثر ہے۔ لارڈ لیمنگٹن
سے بھی نواب صاحب نے شیک ہینڈ کی
ٹھہرا دی۔ گرمجوشی سے ہاتھ ملایا۔ کچھ مہذبانہ
کچھ دوستانہ مزاج پرسی کی۔ تخلیہ تو پہلے
ہی سے تھا۔ راز و نیاز شروع ہو گیا۔ کچھ
اپنی کہی کچھ اونکی سنی۔ کبھی یہ مسکرائے کبھی
وہ مسکرائے کبھی انہون نے گڑگڑا کر
کچھ کہا کبھی انہون نے کچھ امید دلائی
غرض یہی اولٹ پہیر کامل آدہ گھنٹہ تک
ہوتا رہا۔ ہم تو خود وہان موجود نتھے جو
ایک ایک لفظ نوٹ کرتے جاتے۔ وہان تو
تخلیہ تھا۔ اور سخت قدغن تھا کہ کوئی آنے
نہ پائے۔ مگر ہان اتنا معلوم ہے کہ جب
نواب صاحب رومال سے اپنی نورانی پیشانی
کا پسینہ پونچھتے ہوئے پردہ سے برآمد
ہوئے۔ تو باوجود اس پیرانہ سالی کے
چہرے پر خوشی اور مسرت کی سرخی دوڑی
ہوئی تھی اور صاف معلوم ہوتا تھا کہ برسون کی بعد
مراد بر آئی اور وہ آج ہی نواب صاحب کی خوشی [illegible]

ایک تو ملاقات اور وہ بھی پہلی ملاقات

اوسکا لطف غالباً نواب صاحب کو عمر
تک نہ بھولے۔ اسپیس آدہ گھنٹہ کا تھا
مین اور سب مراحل تو طے ہو گئے تھے
صرف ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہونا باقی تھا
اوسکا انتظار رہا۔ خدا خدا کر کے شام ہوئی
اور وہ رسم بھی ادا ہو گئی۔ پہر تو من
تو شدم تو من شدی کی سی حالت تھی
دونون ہم خیال دونون ہم مذاق خوب
ہی گٹھے۔ نواب صاحب زمانہ کا گرم و سرد
چشیدہ ہین یہ تو ممکن نہین کہ دوسری
ملاقات مین بھی نواب صاحب مطلب
کی بات زبان پر نہ لائے ہون۔ اور
ایسا اچھا موقع پاکر چوک گئے ہون۔
لارڈ لیمنگٹن تعلیم کی ترویج نو وان اور
بھی دلچسپی رکھنے والے شخص ہین۔ یہ
غیر ممکن ہے کہ نواب صاحب نے اتنی
ہی دیر مین کچھ قومی مفاد نہ حاصل
کر لیے ہون۔

نواب صاحب کی صحت بھی اب
قابل اطمینان ہے۔ اور خدا کے فضل
سے چہرہ مبارک پر رونق بھی آتی
جاتی ہے۔ اب وہ دماغی اور جسمانی
دونون محنتین بھی کر سکتے ہین۔ بہتر
ہوگا اگر وہ اب اپنی قوت متخیلہ
کو حرکت دیکر وزیر ہند کی کونسل
مین ہندوستانی ممبرون کے تقرر
کے مسئلہ پر صرف غور ہی نکرین۔
بلکہ عملاً بھی کچھ کرین۔ ملک کی نگاہین
ابکی انڈیا مسلم ایسوسی ایشن کیطرف لگی ہین۔

لالہ لاجپت رائے گھاٹے مین نہین ہے

لالہ لاجپت رائے کی بدنصیبی ہی انکی خوش قسمتی نکلے ہم دوش ہے۔ پنجابی شہید نے جام شہادت نوش کیا۔ ملکی بھائیون کے گناہون کا کفارہ بنے آوارہ وطن شہر بدر ہوئے تو آخر اوسکا کچھ نتیجہ بھی نکلنا چاہیے۔ عام نظرون مین اور بنگالی اور پنجاب کے پولیٹیکل حلقون مین اونکی جو کچھ وقعت ہے وہ تو ظاہر ہی ہے۔ خوشی کا مقام ہے کہ گورنمنٹ نے بھی لالہ صاحب کی قابلیت کو نظر انداز نہین کیا۔ اور اونکے قومی اعزاز پر نظر کرکے اس مسلمہ لیڈر قوم کو چالیس روپیہ یومیہ کا عطیہ ضروری اخراجات کے لئے منظور فرمایا۔ گویا یون سمجھا جائے کہ بارہ سو روپیہ ماہوار کا گذارہ دیکر گورنمنٹ نے تلافی مافات کر دی۔ لالہ صاحب کی نفس کشی سے یہ بھی بعید نہین کہ وہ اپنے اخراجات کو اور زیادہ محدود کرکے بقیہ رقم کو بھی کسی کار خیر مین صرف کرین۔

سچ پوچھو تو لالہ لاجپت رائے کسی طرح گھاٹے مین نہین رہے بلکہ چپڑی اور دو دو مکان سواری ملازم مفت کے اور ۱۲۰۰ روپیہ ماہوار گھاتے مین۔ اگر جلاوطنون کے ساتھ ایسا ہی عمدہ سلوک گورنمنٹ کا رہا تو عجب نہین کہ سارا پنجاب اور بنگال سمٹ سمٹا کر اوسی شکل مین ختم ہو جائے۔ گورنمنٹ کا ایسا فیاضانہ احسان ہر طرح قابل شکر گذاری ہے۔ اور تو نہین مگر بنگالی اور پنجابی وہ بڑے بڑے عہدہ دار جو قانون کے شکنجہ مین جکڑے ہوئے ہین

مانڈلہ بسانیکو طلب

ہو جائینگے۔ کیا گورنمنٹ کوئی نو آبادی ایسے لوگون سے بسانے والی ہے جو زراعت پیشہ نہ ہون بلکہ اہل قلم ہون۔ خدا کی شان ہے۔ کہان برہما کے ماپو اور کہان پنجاب کے سربرآوردہ لیڈر۔ یہ بھی تعجب نہین کہ جاہل برہمی اوس مقدس زمین کی پوجا کرین جہان ایسے منی کے قدم گئے ہین۔ خیر یہ ہو کیون نہ ہو۔ مگر انصاف پسند لوگ اس جائز نکتہ چینی سے باز نہین آ سکتے کہ گورنمنٹ نے لالہ لاجپت رائے پر الزامات قائم کرنے مین غیر معمولی عجلت سے کام لیا۔ اور باقاعدہ تحقیقات نہین کی کہ انہین اپنی صفائی پیش کرنے کا بھی موقع ملتا۔ لاجپت رائے کے ہوا خواہ دنیا کا کوئی دقیقہ کوئی کوشش اپنے قومی سورما کی مخلصی کے لیے اوٹھا نہ رکھینگے چنانچہ عنقریب ایک ڈیپوٹیشن لیبر گروہ کی ممبرز گو کھلے حضور وائسرائے کے پاس جانے والا ہے کہ لالہ صاحب کے مقدمہ کی باقاعدہ تحقیقات کیجائے ورنہ ہم سب سمندر پار جاکر وزیر ہند کے ساتھ سر دے مارینگے۔ اور صرف یہی نہین سنا ہے کہ بار لوگون نے بیرسٹر دی دیکو لالہ لاجپت رائے کی بیوی کو ولایت کے سفر پر آمادہ کیا ہے کہ خود جاکر حضور ملکہ انگلستان کی حضور مین گڑگڑا کر اپنے بے تقصیر خاوند کے حق مین انصاف چاہین۔ صلاح تو اچھی ہے بشرطیکہ سفر راست آئے اور اہل یورپ کی آزادی دیکھا دیکھی خود لالہ صاحب کی بیوی بھی

انجمن اسلامیہ گونڈہ

اے نام کے مسلمانو! تمہین شرم کرنا چاہیے کہ تم جو نام کشتہ نمونانے چند کی مصداق بن رہے ہو۔ تمہارے شہر مین صرف ایک انجمن ہے جو اسلامیہ کہی جا سکتی ہے۔ اوسکی مالی حالت جس دیوالیہ پن کی ہے وہ انجمن کے رجسٹر دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ آپس کے نفاق باہمی نا اتفاقی نے تمہین جس دہانے کو پہنچا دیا وہ محتاج بیان نہین مگر تم ایسے خواب غفلت کے متوالے ہو کہ باوجود جھنجوڑنے اور چھینٹے دینے کے بھی ہوشیار ہونا کیسا آنکھ تک نہین کھولتے۔ یاد رکھو اور اچھی طرح سمجھ لو کہ اکیلا چنا کسیطرح بھاڑ نہین پھوڑ سکتا۔ بابو اسرائیل نے اگر دو چار اور بزرگان قوم ہمت کرین تو تمہاری انجمن اپنی کھوئی ہوئی عظمت پھر حاصل کر سکتی ہے مگر یہ مسلمانان اور گور و مسلمانی دکھانا کا عالم ہو تو خدا ہی حافظ ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ تمہاری خود غرضی مذہبی معاملات مین بھی تمہارا پیچھا نہین چھوڑتی کاش ہمارے محترم بندگی منشی وزیر احمد خان صاحب اپنا تھوڑا وقت انجمن کے لیے بھی وقف کر دیتے تو ڈپٹی کمشنر صاحب کی خوشنودی کے ساتھ خدا رسول بھی راضی رہتا ہم جانتے ہین اور اچھی طرح جانتے ہین کہ ہمارا یہ نوٹ اچھی نظرون سے نہ دیکھا جائیگا مگر ہم اپنے فرض سے مجبور ہین اگر ہم کسی شخص واحد کی ناراضگی کے خیال سے اپنے

بغاوت کا لائسنس

جب ہر قسم کے لائسنس گورنمنٹ نہایت فیاضی اور سیر چشمی سے کسی ذاتی فائدہ کی غرض سے نہیں بلکہ رعایا کی سہولت اور آرام کیلئے ہندوستان کے ہر کونہ ہر گوشہ مین جاری کر دیتے ہین تو سمجھ مین نہین آتا کہ انقلاب پسند مگر سادہ لوح بنگالیون کو اونکی خواہش اور دلی تمنا کے موافق مشرقی بنگال مین بغاوت کا لائسنس باقاعدہ کیون نہین دیدیا جاتا۔ کہ روز کی زق زق بق بق سے چھٹکارا بھی مل جائے۔ اور صلح جو بنگالی بھی اپنی مراد کو پہنچکر ہمیشہ ہمیشہ کے واسطے سرکار دولتمدار کے زرخرید نہین بلکہ کرم خریدہ بن جائین۔ مگر ملکی دوراندیشی کا مقتضا یہہ ہے کہ لائسنس دیتے وقت حدود اربعہ کے علاوہ اوڑان کی ایک معیار بھی قائم کر دی جائے کہ ڈبل روٹی والے لنگور کی طرح اوچھل اوچھل کر وہ اپنی حد ہی مین رہین۔ اور پہر پتنگ کراڈے پر بسیرا لے لیا کرین

کتنا ظلم کیسا ستم کس درجہ انصاف کا خون کیا جاتا ہے کہ کرے کھچڑی اور بھرے لطف یہہ کہ وہ بھی اودہ کھچڑی داڑھی والا۔ اور پکڑا جائے فیشن ایبل موچھون والا۔ خدا خدا کرکے مدت بعد آخر وہ سربستہ راز اب کھلا۔ جس نے سالہا سال سے بلاوجہ بلاسبب غریب نیک طینت سادہ طبیعت بنگالیون کو تیر ملامت کا نشانہ بنا رکھا تھا۔ اسکے فہم بھی ہندشاہ مین کر دی

مسکین قوم

ہے جسکی سرشت مین امن پسندی خمیر مین صلح جوئی قدرت نے کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ وہ ہرگز شورہ پشت نہین بلکہ معصومیت اور نیکی کی ایسی جیتی جاگتی تصویرین کہ دیکھ ہی کر دل بھر آتا ہے کہ خدایا یہہ حضورتین۔ اور اون کی طرف سے ایسی بدگمانی۔

غرض بنگال کے مشہور و معروف اصلی ایجیٹیٹر مولوی لیاقت حسین اور ڈاکٹر عبد الغفور بنگالیون کی برائیون کا نہین بلکہ نیکیون کا کفارہ بنکر سرکاری محل مین باعزاز داخل کر لئے گئے۔ جیسی ہونی۔ قومی نمک حرامی کا اگر ایک طرف سے خطاب پایا تو دوسری طرف سے ملکی شہید کا تمغہ پاکر اشک شوئی ہو گئی۔ طویلہ کی بلا بندر کے سر۔ سنا کرتے تھے مگر قدرت نے آنکھ سے بھی دکھلا دیا۔ اب مولوی صاحب سرکاری محل مین جہان اعزازاً اون کے لیے باڈی گارڈ ہر وقت موجود رہتا ہے چپ چاپ لیٹے ہوئے اپنے ہمدرد بنگالیون کی ہمدردی کا تکیہ لگائے خراٹے لیتے رہین۔ مزہ تو یہ ہے کہ ایک چادر مین دو جنے ایک تالی چپ چاپ معاملہ ہو رہا ہے۔ مولوی لیاقت حسین نے ملکی شہید کا اگر خطاب پایا بھی تو کیا بجز اسکے کہ اسے وہ شہد لگا کر چاٹا کرین مثال وہ انکے کسی کام کا نہین ہان البتہ سرکار کے مہمان بنکر اور چار دن مین باجرہ کا ملیدہ کہا کہا کر مولوی صاحبکا ذہن کہل جائیگا اور مقدمہ کی پیشانی

کاغذ کا پشتارہ بغل مین

دنیا کے سینہ پر ایک طرف لعنتی اور دوسری طرف ملکی شہادت کا تمغہ لٹکائے چلتے پھرتے نظر آئین گے وہ وقت البتہ اونکے لیے بہت ہی مبارک ہوگا۔ زندہ پیر اور مقدس دیوتا بھی اسطرح نہ پجتے ہون گے جس طرح اون کی پوجا منائی جائیگی۔

سچ تو یہ ہے کہ یہ سارا فساد سونیا ہر کا ہنگامہ زمانہ کی مصیبت مولانا کی آتش بیانی کی بدولت بغاوت کی خوفناک گھٹا بنکر مشرقی بنگال پر چھائی۔ اونکی دھوان دھار اسپیچون نے وہی کیا جس کا اندیشہ تھا۔ ایک شعلہ تھا جو اس سرے سے اوس سرے تک کسی بھک سے اڑ جانے والے مادہ کی طرح بھڑک اوٹھا۔ بغاوت کی گھٹا نے رفتہ رفتہ خونی شفق کی کیچلی بدلی۔ سر سید رہ جاتا ہے بیچارے مفت مین بدنام ہین بابو بلاوجہ مورد الزام باریسال کا ہنگامہ کمیلہ کا بلوہ وغیرہ وغیرہ مولوی کی تقریر کا ماحصل تہا ورنہ یہ غریب اللہ میان کی گائے بنے ہوئے چپ چاپ کہونٹے سے بندھے کہڑے تہے۔ اونسے کیا واسطہ تہا۔ اب ملک نے خود ہی دیکھ لیا۔ دنیا جان گئی کہ نیکدل صاف طینت بنگالیون کو ورغلانے اور بہکانیوالی ذات شرارت آیات ہمارے مولوی صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی تہی۔ ورنہ نیک نفس بنگالی مارنے کو پیچھے بہاگتے کے آگے لڑائی جہگڑے سے کوسون دور انکے ان سب باتون سے کیا واسطہ۔ لیاقت حسین کی بنگالی پرستی عجب نہین ہمدرد بنگالیون سے انکابت بنوا کر چہوڑے۔ اگر ایسا ہوا

معرکہ آرائی

نماز و زہد و طہارت عبادت و تقویٰ
یہ سب بنائی ہوئی اپنی شکار کی ٹٹی

مسٹر پنچ بہادر کچھ تمہیں خبر بھی ہے کہ زمانے میں کیا ہو رہا ہے۔ اہل دنیا کس کس طرح سے خدا کو دہوکے دے رہے ہیں۔ بڑے افسوس کا مقام ہے جہاں اس طرح کی اودہم مچی ہے۔ وہاں تم یون کان میں تیل ڈالے چپ چپ بیٹھے ہو۔ ارے میاں کل قیامت کے روز وہ وہ فرمایشی ڈنڈے پڑیں گے کہ سر مبارک کی ہڈیاں سرمہ ہو جائینگی۔ آپ ہیں کس خیال میں۔ میں تو اپنے ہوش میں نہیں ہوں کیوں خیر تو ہے تم تو بڑے اللہ والے بنکر آئے ہو۔ شاید مرید تو نہیں ہوگئے حضرت میں ایسی پیری مریدی سے باز آیا۔ یہاں اپنی آنکھوں کے سامنے سارا نقشہ گھوم رہا ہے۔ ارے بچا کو ہاں ہاں ہاں۔ پاگل تو نہیں ہوگئے۔ کیا ہوا کچھ بھی تو سہی آخر ماجرا کیا ہے۔ کیسے ویرانے میں سیر و شکار کے لئے گئے تھے۔ سلاتی میں سودا ہوگیا۔ آخر اس قدر اضطراب کیوں ہے۔ ارے بس کچھ نہ پوچھو ابھی تک میں اپنے حواس میں نہیں ہوں۔ واللہ وہ تمام کیفیتیں آنکھوں کے سامنے نظر آ رہی ہیں۔ اور دل نکلا آتا ہے جبھی تو میں پوچھتا ہوں کہ آخر ہوا کیا کچھ منہ سے کچھ بھی بولو یا یونہی پکڑ دیا جو بکتے رہو گے۔ دو تین آپ لوگوں نے بچا لا اور ناک میں دم کر دیا کہاں میں خود پریشان ہو رہا ہوں کہاں بیٹھ ان لوگوں نے اور دماغ چکرا دیا بھئی کل سے لاؤ پانی کا چھینٹا ان کے منہ پر دو۔ شاید دماغ پر موسم گرما کے باعث زیادہ گرمی چڑھ گئی ہے سایر نہیں ہر وقت تفریح ہی سوجھتی رہتی ہے۔ نہیں جانتے کسی وقت مزاج کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ خدا کو آ گرمی تمہارے ہو۔ حضرت آپنے کوئی کل وزنی تو نہیں منگائی ہے جو نہ چلنے کی وجہ سے آپکی توند مبارک اوبل پڑتی ہے۔ نہیں صاحب نہیں بھئے تو کوئی کل وغیرہ نہیں منگائی۔ مگر ان کل دن تو خانقاہ کے سجادہ صاحب نے منگائی تھی وہ خواب نکل گئی اسکی وجہ سے سجادہ صاحب کو ہوک لگ گئی۔ ہماری سماعت تو کچھ اور وہ توجہ ہوا۔ تو کیا کوئی خواب دیکھا جسکے خوب جگر کیجا ب۔ خواب میں تو انسان بیہوش ہو جاتا ہے اور میں پورے طور سے تو نہیں مگر نصف نصف تو ضرور بیدار تھا۔ اچھا تو کیا دیکھا شیر نے حملہ کیا تھا۔ بھیڑیا بھنبھوڑتا تھا۔ حضرت اسکی کیا حقیقت ہے۔ خدا کی پناہ خیال سے دل کانپتا ہے۔ لو سنو ذرا دل کڑا کر کے (دل ان کا ہے بے دھڑک) سنئے کل شب بندہ درگاہ دس بجے دوبارہ تک جاگتا رہا۔ بڑی بڑی کوشش سے قریب ایک بجے کے ذرا آنکھ جھپکی تو معاً کیا دیکھتا ہوں کہ صور پھونکا گیا۔ (ہاتھ لائیے دیکھئے دل کی کیا کیفیت ہے) قیامت قایم ہوئی ہر کس و ناکس اپنی اپنی قبروں سے نکل کر میدان حشر کی جانب چلے۔ اللہ اکبر وہ خلائق کا گروہ گرمی کی شدت۔ جس سے سارا بدن جلے کوئلے کی طرح دہکتا تھا۔ گرد اگرد ایک آگ کا شعلہ افتان و خیزان چلے جاتے ہیں (اب تو نہیں کہا جاتا ہے) ذرا سنبھل جاؤ۔ اچھا پھر کیا ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص جسکا سارا بدن دہوئی دہوئی روئی کی طرح گردن میں نانت منہ کے بل گھسٹی کے مانند آتشین زمین پر گھسٹا چلا جاتا ہے۔ گرداگرد چند عذاب کے فرشتے ہاتھوں میں گرزی لئے مستعد ہیں جب ذرا گرا تو مارے گرزوں کے دہن ڈالا۔ اگر کچھ کہا نے چپنے کرتا ہے تو بول و براز لا کر پیش کرتے ہیں اور زبردستی اسکے منہ میں ڈالتے ہیں۔ ہزار فریاد کرتا ہے کوئی نہیں سنتا ہے۔ یہ دیکھکر میں اسکی طرف بڑھا اور قریب جاکر نعوذ بالله دیکھا تو اور بھی بدحواس ہوگیا۔ اور اسی بدحواسی میں ایک فرشتے سے ڈرتے ڈرتے پوچھا کہ یہ شخص تو دنیا میں بڑی نیکیاں کرتا تھا۔ ہر وقت بزرگوں کی خدمت میں مشغول رہا کرتا۔ کبھی مزار کی مرمت کرائی کبھی مسجدوں میں سپیدی کرائی۔ گاہے پیروں کا عرس۔ وہ تھے نذر اللہ۔ فاتحہ رسول نیاز علی کرتا رہتا۔ چنانچہ فی الحال ایک بڑے بزرگ کے عرس میں گیا تھا پھر کونسا قصور ہوا جو اسطرح کی عقوبت میں گرفتار ہے (ذرا تھام لیجئے دم نکلا جاتا ہے) اس فرشتے نے اس زور سے گھرکی لگائی کہ اسی جانب کا کپڑا خراب ہوگیا ہر ڈر کے تھر تھر کانپنے لگا۔ لیکن ایک دوسرے رحم دل فرشتے نے سنبھالا اور تسکین دلا سا دیکر کہنے لگا کہ یہ شخص تو سچ کہتا ہے یہ دنیا میں بڑی عبادت کرتا تھا۔ چنانچہ دیکھ پیشانی پر گھٹا موجود ہے مگر یہ بالکل لوگوں کے دکھلانے کے لئے تھی خدا کے واسطے نہ تھی۔ اور تو خود جان لے کہ کوئی عقلمند یہ پسند نہیں کرتا کہ اپنے دوست کے کام چھوڑ وا ہی تباہی کام میں مشغول ہو۔ یہ حضرت وہی ہیں کہ صرف چالیس روپیہ کے لئے تین دن کی تراویح چھوڑ دی اور ایک غریب کی گردن پر چڑھکر چالیس لے ہی چھوڑا۔ یہ خیال کیا کہ اس غریب کا گھر برباد ہوگیا ہے مگر یہاں تو یہ فکر تھی مردہ وہ دفن ہو جائے یا بہشت مجھو اپنے حلوے مانڈے سے کام۔ یہ وہی بزرگ ہیں۔

جنہوں نے ۱۰۰ روپیہ کا سود ڈھائی سو لے لیا۔
بیچارہ ستامپ فروش ہائے کر کے رہ گیا۔
غریب نے کس مشقت سے کتنے روز میں جمع کیا ہوگا
از ین قبیل لاکھوں داغ ہیں۔ بھلا خدا سے کوئی
بات چھپ سکتی ہے اگر لوگوں سے انہوں نے
خوب چھپایا آج روز حساب ہے اسکی سزا بھگت
رہے ہیں۔ اور دنیا میں بھی کوئی اہل ولایت نے
انکی خبر نہ لی۔ یہاں تک کوئی نام لینے والا بھی
نہ ہوا۔ جو بعد انکے انکو فاتحہ دیتا۔ اب یہ سد
یونہی رہیں گے۔ مولانا پنچ میں تو ادہر گفتگو
میں مشغول تھا ادہر ایک فرشتے نے ایسا گرز
مارا۔ جسکے صدمے سے وہ شخص ایسے زور سے
چیخا کہ تمام اہل محشر الامان الامان پکار اٹھے
بندہ اسکی گھبراہٹ میں اوچک پڑا۔ اسوقت
سے دل کی عجیب کیفیت ہے۔ وہ تمام حال
رہ رہ کر یاد پڑتا ہے

راقم مطیع گرامی صاحب خیالگو سلام
بقلم ہاں ہاں ہیں گہر تل

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

نغمہ سنج و شیرین نوا مجموعہ رنگین ادا دلبر عشوہ انداز فسونگر و جادو طراز پنچ الفتوح دم شباب۔ ہاں سنئے اور کان پھٹ بہا کر سنئے کیوں صاحب مزاج کی دم میں انگریزی ہندا تو نہیں لگ گیا۔ کہ آپنے آتے ہی باتوں کی بھرمار کر دی۔ نہ سلام نہ کلام نہ تسلیم نہ آداب ابھی بہنے بھی دیجئے آپکو تسلیمات و آداب کی پڑی رہتی ہے۔ اینجانب تو ان زوائد سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ اس تکلیف مالا یطاق نے تو بیچارے ہندوستان کو کہیں کا نہ رکھا۔ لاحول ولا قوۃ بیکار اس ہنگ کہیں تیسرے ہی بنگالی عبادشاہ دنگا

اور تو نہیں بڑا دستور انسانیت اور خاصہ آدمیت یہی ہے کہ ابتدا اچھے کلام سے کرے۔ ہندوستان کے لئے یہ بات تو باعث فخر ہے کہ نہایت متانت اور سنجیدگی سے مزاج پرسی کرتے ہیں۔ بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کہ آتے ہی گرد انگریز ہو آریو سرکی دولتی جھاڑ دی۔ معاف کیجئے بڑی بھیا غلطی ہوئی۔ قسم ہے آپکی تو ندشریف کی۔ اور دولت اسوقت یورپین اخبارات کی دورنگی پالیسی پر غور و فکر کر رہے تھے کہ آخر ان کے خمیر میں کون سی مٹی پڑی ہوئی ہے کہ ہر وقت گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے رہتے ہیں انکی باتوں کا کیا اعتبار جنکا نہ سر نہ پیر کبھی کچھ کہا اور کبھی کچھ اوگلا۔ آخر کیا کچھ ہمیں بھی سمجھائیے گا کہ آپکو کن باتوں نے فکر اور غور کے بھنور میں پھنسا مارا ہے۔ فکر ہو آپکے دشمنوں کو یہ تو انکا شیوہ ہے کہ ہمیشہ دنیا کو مغالطے دیتے رہا کریں کیا آپنے چچا سعدی نور اللہ مرقدہ کا شعر نہیں سنا ہے گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ ؛ دوسرا مصرعہ آپ سمجھ لیں ہاں اب آپ مطلب کی سنائیے کیوں انکا کے زیر سایہ آپ پڑے ہوئے ہیں بس یہی کہ ہمارے آقائے نامدار خلیفۃ المسلمین اعلیحضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کے زیر اہتمام جو

حجاز ریلوے تیار ہو رہی ہے اوسکے لئے پہلے ٹائمز آف انڈیا اور مغربی ملک کا رہنے والا مہوشان لندن کی جادو بھری آنکھوں کا دیوانہ لندن ٹائمز اور عالیشان پیرس کا ابریق بردار ابو الکذب طان بہت کچھ زہر اوگلا کرتے تھے کہ یہی ریلوے کیا خاک تیار ہوگی توبہ توبہ شاہ ترکی نے مسلمانوں سے روپیہ اینٹھنے کی ترکیب نکالی ہے۔ اگر ریلوے بنگئی تو کیا ہوگا

یہی کہ ترکی سلطنت کو زیر باری زیادہ ہوگی بہت تمہاری خیر خواہی میں تو بازار گرم رہتا۔ ایسی باتوں سے عامۂ اہل اسلام کو غرض خلافت سے بدظن بنانا چاہتے تھے مگر مسلمان اعلیحضرت کے دلدادہ ہیں وہ کیوں انکے دم جہانسون میں آئیں گے۔ البتہ بعض نیا پود کا نخواچہ لا ایمان لہم ولا اعتبار جو اسی فکر میں رہتے ہیں کہ کوئی بات نکلے اور ہم اعلیٰ حضرت کے متعلق اپنی چرپنچ کہولیں۔ مغربی تقلید میں اندھے ہوکر یورپین اخبارات کے ہمراہ ہاں میں ہاں ملانے لگے لیکن اب تو آپکی نانی مر گئی اور حجاز ریلوے اعدائے دولت عثمانیہ کی چہاتی پر مونگ دلتی ہوئی نہایت شان و شوکت سے عرب کی زمینوں کو طے کرتی ہوئی مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً کے قریب آپہنچی ہے۔ اور جہاں جہاں سے اسکا گذر ہوا۔ چٹیل میدان اور خار دار زمینوں کو رشک ارم بنانی ہوئی آئی۔ سرسبزی نے اسکے قدم چومے اور آبادی اسپر سو نثار ہونے لگی۔ یہ بھنک جب یورپین اخبارات کے کانوں میں پڑی تو فطرتی مادہ اونکو اگلنا لگا۔ اور لگے کہنے کہ ملن ریلوے بنگئی ہے مگر ناقابل اطمینان ہے۔ انکا دندان شکن جواب ہم ایک انگریزی سیاح کے ریمارک سے دیتے ہیں۔ معزز معاصر المؤید کا نامہ نگار بیروت سے رقمطراز ہے کہ ایک انگریزی سیاح لکھتا ہے کہ حجاز ریلوے جہاں تک بنی ہے نہایت عمدہ حالت میں ہے اور ترکوں کی کاریگری کفایت شعاری اور حسن تدبیر کو دیکھکر بے اختیار کلمات تحسین زبان سے برآمد ہوتے ہیں کہ یہ ریلوے ترکی سلطنت کو بہتا

پھر فائدہ پہنچ سکیگی۔ اگر سینے جب فرانسیسی اور
یوروپین اخبارات نے دیکھا کہ اب تو بڑی پھرتی
اگر ہم اس وقت اپنے پرانے خیالات پر اڑے
رہتے ہیں تو ہماری باتوں کا اعتبار آیندہ سے
نہ رہیگا۔ اسلامی دنیا کے علاوہ منصف مزاج
یوروپین صاحبان بھی ہاں بی پی کر کو سینگے
اور وہ بے نقطہ سنائیں گے کہ جلد یہ تلے
بھی جائے پناہ نہ ملیگی لہذا اب اونہوں نے
اپنا رنگ بدلا۔ پیرس کا مشہور اخبار طان
لکھتا ہے کہ حجاز ریلوے بسرعت تیار ہو رہا
ہے۔ ترکی سلطنت کے لئے اسے امداد غیبی سمجھنا
چاہئے۔ اعلیٰ حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ
کی توجہ سے بہت جلد تیار ہو جائیگی سنا کیجئے
اسے کہتے ہیں صداقت اور یہ ہے سچائی۔ ماہتہ
ناما استادوں سے کہتے ہیں کرامت حمیدی
اب آیندہ سے کذا بون کے حجاب پورپین اخبارات
دروغگوئی کا حلف اوٹھائیں ورنہ یونہی پایا
بھی اون سے خفا ہو جائیگا۔ اب ہم ذیل میں
عربی اخبارات کے مضامین کا اختصار ذیل میں
درج کرتے ہیں۔ معزز مصر الوار رقمطراز
ہے کہ ترکی انجنیروں کی ایک جماعت مدائن صالح
میں وارد ہوئی ہے اور یہاں سے جانب شمال
ایک شاخ ساڑھے سات سو کیلو میٹر کی طولانی
تک نکالی جائیگی۔ بہت سا سامان آستانہ
علیہ سے حجاز ریلوے کے لئے آیا ہے معزز
مصر المؤید رقمطراز ہے کہ دو تلو کاظم پاشا
منتظم و افسر اعلیٰ حجاز ریلوے نے اعلیحضرت کو
بذریعہ تار اطلاع دی کہ اخشمون حصہ کی
تعمیر ختم ہو گئی ہے اور میں مصر حمد پروش
وغیرہ بچھایا گیا ہے۔ عنقریب اینٹ پتھر کی بھرائی
ہو جائیگی۔ میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ عید
جلوس سلطانی تک اگر آپکا اقبال مساعد و مددگار رہا
حجاز ریلوے مدینہ منورہ کی آستان بوسی کریگی
انشاء اللہ انشاء اللہ

یقلمش وہی آپکا اسلامی مخبر

اخباروں کے مولانا مضامین کو مرشدنا
مضمون نگاروں کے قبلتنا سرپنچ فضیلتنا
ہو پنچ بہادر ہوت۔ ابی پنچ بہادر ہوت ہوت۔
پنچ بہادر کون ہے۔ جناب ہیں اپنے اخباری قصر علی
کے اوپر یا نیچے دہنے بائیں آگے پیچھے والا
سائبان۔ نابدان توبہ توبہ یہ جگہ تو بہت خراب
ہے۔ اونہہ۔ ابھی کسی گوشہ میں دو چار انچہ
مربع بالشت میں جگہ ہی جگہ دیجئے کیونکہ
بنگال میں رہنے کی جگہ نہیں ہے۔ بنگالیوں نے
بنگلوں میں کیا بلکہ پھوس کے چھپروں کے
تلے بھی رہنا مشکل کر دیا ہے۔ اب تو بعض اوقات
وہ سرکاری آفس یا کارخانوں کو باپ کی میراث
بنایا ہے وہاں بھی بیٹھنے کی جگہ نہیں دیتے
ہیں چنانچہ میں بتاریخ ۰ رجون ۱۹۱۰ء کو
سب پوسٹ آفس بڑا بازار کلکتہ واسطے
منی آرڈر روانہ کرنے گیا تو بہانتہ صاحب تحریر
اردو و انگریزی میں دیکھکر جامہ سے تو یہ تو یہ
پاجامہ اسے لاحول ولا قوۃ پاجامہ کیسا دہوتی
سے باہر ہو گئے۔ فرمانے لگے کہ اردو انگریزی
نہیں مانگتا ہے ہم بنگالی مانس ہے۔ ہر وپ
(حروف) بنگلہ ہونا چاہئے۔ میں نے دریافت
کیا کہ بہانتہ صاحب اگر آپکو اردو زبان سے
نفرت ہے تو انگریزی تحریر ہے فارم اور رپیہ
لیجئے۔ اس کلمہ کو سنکر بہانتہ صاحب کی آنکھوں
میں جوش خون کا نزول اوتر آیا۔ لینڈی دماغ
پر چڑھ گئی۔ پہاڑ کی طرح منہ پہاڑ کر تو ند پھلا کر

بولے کہ ہموں انگریزی کی جڑ بنیاد۔۔۔۔ بجاتے
ہیں ناگفتہ بہ آخر کار بہزار منت و سماجت
تو اسکے بعد منی آرڈر لیا۔ جسکی وجہ سے ہمارے
وقت کا بہت بڑا حصہ ضائع ہوا۔ اور ہمکو خسارہ
اوٹھانا پڑا۔ اب ہمکو افسوس کے ساتھ لکھنا پڑا
کہ ہماری عادل گورنمنٹ تو رعایا کو الفت کی
نگاہ سے دیکھتی ہے یہاں تک کہ جانی و مالی
طریقہ کے ساتھ سرپرستی کرتی ہے اور جہانتہ لوگ
کا یہ ظلم و ستم۔ اے حلیم و رحمدل گورنمنٹ اس
ظلم کی کوئی حد بھی ہے۔ کیا غریبوں کی فریاد کی
آواز تیری عدالت کے کان تک نہیں پہنچتی یا این
خدا بندہ ایسی فیروں کو گورنمنٹ کے گوشگذار
نہیں کرتا کہ یہ اوندھی کھوپڑی والے گورنمنٹ کے
خلاف پبلک پر ہاتھ صاف کرتے ہیں اور پھر
گورنمنٹ کو الزام دیتے ہیں کہ در پردہ مسلمانوں
کو گورنمنٹ آمادہ کر کے ہم پر حملہ کراتی ہے کیا
یہ بھی مسلمان تھے۔ ہرگز نہیں۔ جو لارڈ کرزن
کی نسبت اپنے اخباروں میں سیاہ حرفوں
کی نوبت سے جو مثل کالی گھٹا کے تھی بدنامی کے
تیر و مینہ برساتی رہی کیا یہ بھی مسلمان تھے
جو سودیشی کی بنا ڈال کے فساد کا پھوڑا پیدا
کیا جسکا مواد ہنوز نہیں نکلا۔ اور اوسکے
علاج کے واسطے شام نگر۔ نلنی پارا وکلکتہ وا
میں گھر گھر لاٹھیوں اور بانس چلانے کے وغیرہ
قواعد کی تعلیم دیجاتی ہے جسکی گروہ سو دو سو
بڑی بڑی توند والے دہوتی کھسکا لنگوٹیا
ہوتی ہے۔ بھلا ان کمبختوں سے کوئی پوچھتا
نہیں کہ اردو تعلیم والے مسلمانوں کے واسطے
لاٹھی پارٹی ڈنڈا اسوٹا تیار کرتے ہو اور
انگریزی تحریر تقریر کے واسطے کیا بچاؤ ہے
یاد رکھو کہ ہماری گورنمنٹ سوتی نہیں ہے۔

وہ بڑی ہی بیدار مغز ہے تمہاری سب فرعونیت نکال دیگی۔ یہ تمہاری ڈھیلی ڈھالی پتلون کبھی اوپر کبھی نیچے کھسکا کر اور چھیل کود کرنا جیسے بندر کا کھیل کرنا پسند کرتی ہے اور مداری بجاتا ہے اوسکی طرح سے اگر ایک گشت اونکی شہر مین خرچ آیا تو وہ گشت دیگی اور وہ تماشہ بڑی کر دیتی کا دودھ یاد آجائیگا اور گھبرا کر گورنمنٹ بھی گھبرا جائیگی سو شاخیں بیڑا اٹک جتنا ناچ ہے اٹر و ھنک دھنا۔

راقم [illegible] سرحد پوری مقیم حال کلکتہ۔

جاسوسونکی پورٹین

۱۴ کو خبر آئی کہ روسی مجلس شوریٰ میں [illegible] مسٹر [illegible] سولین نے مطالبہ کیا کہ ملک مین جمہوری سلطنت کی بنیاد قائم کرنے کی سازش مین جو ۵۰۰ آدمی گرفتار کئے گئے ہین اون کو سزائے موت دیجائے اور باقی ۱۹ کی گرفتاری کا حکم دیا جائے مجلس شوریٰ نے باوجود مخالفت گورنمنٹ کے اسکے متعلق ایک کمیٹی مرتب کرنیکا حکم دیا۔

سینٹ پیٹرز برگ سے خبر آئی کہ ایک شاہی فرمان آیا ہے جو صادر ہوا ہے جسمین مجلس شوریٰ کو برخاست ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ آیندہ ستمبر میں انقلاب کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ ۱۰ نومبر کو جدید مجلس شوریٰ کا پہلا جلسہ مقرر کیا گیا ہو۔

۱۲ کو فرانس کے دو جنگی جہازات جو [illegible] دورن مین لنگر انداز ہین اونپر چند روز سے بیگانگی وارداتین آشفتگی کی ہو رہی ہین۔ وہان کی سپاہ مین اپنے افسرون کی عدول حکمی اور خلاف ورزی کے واقعات بھی ہوئے ہین

۱۳ جون کو خبر آئی کہ ایرانی مقام کرمانشاہ پر جو لوگ برٹش سفارت گاہون مین پناہ گزین ہوئے اونپر مخالفون نے گولیاں چلائین برٹش سفارت نے اس امر کی شکایت گورنمنٹ سے کی گورنمنٹ ایران نے سفارت گاہ کی حفاظت کے لئے فوج کو احکام جاری کرتے ہین۔

طہران سے خبر آئی کہ ترکی سفارت کے ایک مترجم کو کسی نے گولی مار دی یعنی مقتول ہے۔

۱۳ جون کو خبر آئی کہ ہاوس آف کامنز مین مسٹر مارل نے ظاہر کیا کہ اگرچہ اکثر واجبات [illegible] مین کچھ شق نہایت خلاف ہے اور وزیر ہند کی منظوری سے گورنمنٹ ہند نے قانون ۱۹۰۸ء پر عمل کیا اسکی وجوہات کا اعادہ علاوہ کرکے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

آج کو خبر آئی کہ فیرمل [illegible] فرانس جسنے اطاعت سے انکار کردیا تھا آج گرفتار کرکے مونٹ پلیر بھیجا گیا۔

آج جون کو خبر آئی کہ ایک تار پیڈو کشتی [illegible] ٹکرا کر بعد ڈوب گئی۔ کل عملہ بچالیے گئے۔

ادہر جون کی خبر ہے کہ پولیس پاسکیر اڈوی آف سینٹ [illegible] مسٹر [illegible] اور [illegible] کیریری اور موٹرکار ڈرایئور بمقام [illegible]

علم حکمت کی مفید کتابین

[illegible] رسالہ [illegible] تجربہ [illegible] جن مین [illegible] نسخے [illegible] بیان کئے گئے ہین [illegible] قیمت [illegible] ایم۔ ایچ۔ منیجر کارخانہ منبع فیض سوہلی۔ ملیا مان ۸

الہ آباد سے ۱۰ میل کے فاصلے پر ہلاک ہوئے [illegible] صورت یہ ہوئی کہ [illegible] گر پڑی [illegible] اس وقت بڑی تیزی سے چل رہی تھی ہلاک شدگان اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتے ہین۔

الہ آباد اسٹیشن پر ایک مسلمان نے پاگل ہوکر ایک اور مسلمان کو ہلاک کر ڈالا اور ۲ شخصون کو زخمی کیا جن مین سے ایک کو بہت سخت زخم آئے بچنے کی امید نہیں کیجے۔ قاتل ماخوذ ہے۔

[illegible] مین ایک شخص اس جرم مین ماخوذ ہوکر ۲ ماہ قید سخت اور ۵۰ روپیہ جرمانہ [illegible] شخص [illegible] سے [illegible] اسکے کپڑے [illegible]

کلکتہ مین ایک شخص [illegible] محمد نامی چند لوگون کے کھانے مین دھتورا ملانے کے جرم مین سیشن سپرد ہوا وہان سے ۱۰ سال کیلئے کالا پانی بھیجا گیا۔ ایک شخص [illegible] نامی ایک لڑکے کے ہاتھ سے طلائی کڑے اوتار رہا تھا کہ لوگون نے گرفتار کر لیا۔ عدالت نے ۱۰ ماہ کے لئے بڑی قید [illegible] اسنے ایکبار پہلے بھی کسی لڑکے کے گلے سے طلائی زنجیر بھی اوتاری تھی۔

دہلی مین آجکل بیماری کا نام نہیں شہر [illegible] جہانتک پتہ لگا یہ دو طرفہ معاف ہو گیا ہے جس سے رعایا بہت خوش ہے۔

کلکتہ [illegible] ہے جو [illegible] سونے کی [illegible] نکلتی ہے اور اسکا ایک [illegible] الانعام [illegible] ایک درزی کو ملا ہے۔

۱۲ جون کو ریاست [illegible] مین آندھی سخت طوفان آیا۔ اس قدر [illegible] اولے پڑے کہ [illegible] کی طرح [illegible]

چیچہ وطنی میں ہفتہ میں طاعون سے امرت سر ۸۷ اموات ہوئیں۔ ہفتہ سابق سے قریب آبشار کی ہمالیان جانب میں پہنچنے ہفتے ۲۰۰ موتیں ہوئیں۔

سوجان ۔ چندہ میں ۱۰۰ موتیں طاعون سے ہوئیں ۔

حیدرآباد میں مسٹر پی ڈی گارڈن سابق حلقہ سررشتہ تعلیم کے خاندان کو شوربے میں سنکھیا ملا کر کھلا دیا گیا تھا لیکن بروقت طبی امداد پہنچنے سے کل زہر خوردہ ممبر بچ گئے۔ ملزم گرفتار ہو گیا۔

ترکی سفیر مقیم ایران قتل کیا گیا۔ مفصل حالات ابھی تک نہیں معلوم ہوئے اگر خدانخواستہ سفیر مذکور ایران کی شرارت سے یہ قتل واقع ہوا ہے تو ترکی و ایران کے مابین رنجش پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ یہ خبر تصدیق طلب ہے۔

ہمدان کی خبر ہے کہ باغیوں اور عیسائیوں کے مابین لڑائی ہوئی ۔ مخالفت ظاہر کرتے ہیں اسکے متعلق خبر ملی ہے کہ وطنیوں کو کامیابی ہوتی چلی ہے۔ تار سے ہمیں اس خبر کی تردید ملی ہے۔

مظفر گڑھ میں مسمیٰ ہیدا یسن نامی ایک یورپین بیوہ عورت پر اسکے ملازم شیام سنگھ نے نالش کر دی ۔ ہمیں صاحب نے عدالت میں دعویٰ کیا۔ صاحب مجسٹریٹ نے ملزم کو ۲ سال قید سخت کی سزا کا حکم دیا۔ ملزم اپنے خیال میں بے قصور تھا اسلئے اسنے سشن جج کی عدالت میں اپیل پیش کیا لیکن خارج کیا گیا اور سزا بحال رہی۔

... بلغاریہ بلغیث نام ... ناکامیاب رہا۔

بقول لارڈ کرزن۔ امیر کابل کے ہندوستان آنے پر دربار میں لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔

شولاپور میں ۱۴ مئی گذشتہ کو ایک انجمن بنام انجمن مسلم قائم کی گئی ہے سکرٹری صاحب کل مسلمان بھائیوں سے اسکی ترقی کیلئے امداد کی درخواست کرتے ہیں۔

اضلاع متوسط کے مقامات سیونی اور بالا گھاٹ میں چند ماہ سے ایک شیر بڑے نقصانات کر رہا ہے۔ کل چار آدمی اب تک اسکا شکار ہو چکے ہیں۔ اسکے مارنے والے کیلئے ۱۵۰ روپیہ کا انعام شائع ہوا ہے۔ اسکے مارڈالنے کے بعد ۱۰۰ روپیہ اور دیا جائیگا۔

جبل پور سے موصولہ خبر مظہر ہے کہ غفور شیخ نامی ایک مسلمان کو ایک گور کہا سانپ نے سخت طور پر ڈسا۔ گورکھے کو تھامنے پر نے گنج جان وہ رہا کر دیا گیا۔

آگرہ سے ۔ ایک گاڑی جو جاتے ہوئے میل کو ایک خفیف حادثہ پیش آیا۔ میل ٹرین جبکہ لائل کراس کو عبور کر رہی تھی۔ ایک کو نکلے سے بھری ہوئی گاڑی آگئی قریب تک ٹرین کے گھسیٹ لیگئی بعد ازاں معلوم ہوا کہ وہ گاڑی پاش پاش ہو گئی۔

بمبئی :- گذشتہ ۸ر جون کو ایک ٹرام گاڑی مسافروں سے بھری ہوئی پائدھونی پر کھڑی ہوئی تھی۔ اسپر سوار ہونے کو ایک ایرانی آیا۔ ٹرام انسپکٹر نے جگہ نہ ہونے کے باعث اسکو اترنے کا حکم دیا۔ ملزم نے بہت ضد کی اور آخر کار ٹرام انسپکٹر کے منہ پر ایک جوتا رسید کیا انسپکٹر کا ایک دانت ٹوٹ گیا۔ ملزم کو عدالت سے ایک ... ماہ کی سزا ہوئی ... قید

اس ہفتہ دو تین مرتبہ بمبئی میں آندھی آئی ۔ دوردو تین تین گھنٹے تک سلسلہ آمد ...

رفت بند رہا۔

حاجی عثمان حاجی ابراہیم نامی ایک شخص کا جھونپڑا سیوری کے راستہ پر کثرت بارش سے گر پڑا۔ ۶ آدمی اس میں سو رہے تھے سوئی کا فوراً نکل آئے ۔ سخت زخمی ہوئے ان میں سے ایک ہسپتال میں مر گیا۔ ایک زیر علاج ہے

خوجہ سٹریٹ میں ایک مکان کی دیوار میں بوجہ کثرت بارش شگاف آگیا۔

تنور روڈ پل پر ایک مسلمان کے مکان کا کچھ حصہ گر پڑا۔

جی آئی پی ریلوے کے ایک محافظ کو ۲۰۰ روپیہ کا مال چرانے کے جرم میں ۱۸ روز کی قید سخت ہوئی اسنے چوری کرکے خود ہی اطلاع پولیس میں دی کہ سامان چوری ہو گئی لیکن تحقیقات میں خود ہی بدولت دھر لئے گئے۔

نانا لوہالسے نامی ایک ہوسٹار نامی سٹیمر کے آسترا پر سے گر پڑا۔ سخت چوٹیں آئیں علاج کیلئے جے جے ہسپتال میں بھیجا گیا۔

راما بابا جی نامی ایک ہندو سکنہ کہانا بادشاہ مستی کی حالت میں ہرمس گنجین کیا سڑک میں سے جا رہا تھا یکایک وکٹوریہ کی زد میں آگیا۔ سر میں سخت زخم آئے۔

راجی خیرہ ہندو سکنہ وڈالا نے پولیس میں اطلاع دی ہے کہ دوشنبہ گذشتہ کو دراجی ہیرا نام ایک ہندو سے اور چند پانی بھرتی ہوئی عورتوں سے حجت ہوئی اس اثنا میں راجی مستغیث کی چھاتی میں چھری مار کر فرار ہو گیا۔ اسے ایک آنکھ کے قریب زخم آیا پولیس مجرم کی تلاش کر رہی ہے۔

سمندر میں طوفان کے موجیں ... شہر میں بوجہ کثرت ہوا و بارش اکثر درخت گر پڑے

گذشتہ ۱۰ جون کو صبح ۱۰ بجے کرافرڈ مارکیٹ کے قریب جدید برقی ٹرام نمبر ۱۰۴ پٹری سے اتر گئی تھی - اسی روز شام کے پٹری پر چڑھانے کا کام کیسا مشکل ہے - ۱۰ جون کو بھی ایسا ہی واقعہ اسی مقام پر ہوا -

۱۲ جون کو قریب ۳ بجنے کے برقی ٹرام نمبر ۱۲ میں سے میدان پولیس کورٹ کے قریب برقی شعلے خود بخود نکلنے لگے - ٹرام کی چھت پر جو چیز لگی ہوئی ہے اوس میں سے یہ شعلے نکلے تھے اکثر مسافر گھبرا کر اوترنے لگے - چند اشخاص کو چوٹین بھی آئین -

گونڈیا جانا ایک ہندو مزدور جو لفنسٹن لی کے تالاب میں نہا رہا تھا یکایک ڈوب گیا -

جہانگی صاحبہ دہرم پور بمبئی میں وارد ہوئین کمبالاہل کے ایک بنگلہ میں فروکش ہین -

جنرل پوسٹ آفس کا ایک ملازم مسمی راجہ ایک آنہ کے دو ٹکٹ خلط طور سے اوتارنے کے جرم میں مسٹر ڈنکپ مجسٹریٹ کے اجلاس سے ۱۰ ماہ قید سخت کا سزایاب ہوا -

مسٹر مرزا محمد علی خان ایم اے ایل ایل بی جو فی الحال مسٹرز مرزا اینڈ مرزا سولسٹرز و وکیلوں کے خاص ممبر ہین اونہوں نے گذشتہ ہفتہ گذشتہ کو باجلاس آنریبل مسٹر جسٹس داور حاضر ہو کر نوٹری پبلک کا حلف اوٹھایا -

تاڑدیو باغ بمبئی میں گذشتہ ہفتہ سے پھر ادہر بھی اوچل پیل نظر آتی ہے - اندرونی اور بیرونی اطراف میں کمشن لائٹ کے علاوہ برقی روشنی بھی بڑی دہوم سے ہوتی ہے سیٹھ جیٹھی رام اور جیراج بھوما رام نرائن کشن وہان موجود سے بھینی ہین اون کی فرزند سیتارام کی شادی کی سبب یہ دہوم دہام ہے اس شادی کے موقع پر کلکتہ اور قنوج کے علاوہ شمالی ہند کی نامی گرامی طوائفین بلائی گئی ہین نور جان کلکتہ والی گوہر جان بھی اس شادی میں کلکتہ سے آئی ہین - سیٹھ صاحب نے شادی کو یادگار کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا ہے - تاڑدیو باغ کے اردگرد سجاوٹ اور روشنی سے ایک جگمگاہٹ کا عالم ہو رہا ہے -

حجاز ریلوے کے کام اور اسکی تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ ریلوے سڑک کا کام جلد جلد سال گذشتہ سال رواں میں بڑی تیزی سے تیار ہو رہا ہے - اور اکثر موقعوں پر مدینہ منورہ تک اسٹیشن بھی بنکر تیار ہو گئے ہین -

مدیر کرم نے اسکندریہ میں ایک عظیم الشان مدرسہ کا افتتاح کیا اور ایک کالج بھی کھولنے کا ارادہ رکھتے ہین -

سلطنت عثمانیہ ان دنون تجارتی معاملات کی جانب بڑی توجہ سے کام لے رہی ہے اور عنقریب موصل اور حلب میں چند تجارتی کوٹھیان قایم کیجائین گی -

آستانہ علیہ میں ایک یہودی بدمعاش نے شب کے وقت چند بہلے مانسون پر حملہ کیے اور لوٹ مار کی کوشش کی مگر دوڑ کر گرفتار کر لیا گیا -

مصر کے بازار بنی شریف میں قاضی محمد صاحب کے مکان میں یکایک آگ لگ گئی اطراف و جوانب کے چند مکانات جل گئے قاضی صاحب کا بہت نقصان ہوا -

دولت علیہ نے حکم دیا ہے کہ آیندہ سے غیر ملکی مہاجرین اُن شہرون اور قصبون میں آباد کیے جائین جہان ریلوے لائن ہے اور اون کے لیے خاص رقم بہم پہنچانے کے لیے کچھ زمین کبھی دیے جائین -

آرض روم میں ایک سخت زلزلہ محسوس ہوا جس سے کئی مکان سرنگون ہو گئے - بیچارے باشندے کس مپرسی کی حالت میں شہر کے گلی کوچون اور رہگذرون پر پڑے ہوئے تھے مگر اب بدلت گورنمنٹ کے اونکو کافی امداد ملی ہے -

بغداد اور کربلا میں دجلہ اور فرات کی طغیانی سے سخت مضرت ہوا - رات کو یکایک دریا میں طوفان پیدا ہوا اور بڑھتے ہوئے شمالی حصہ بغداد کی جانب خرابی پیدا کرنے لگا - کئی سو مکانات برباد ہو گئے -

بغداد کی تازہ خبرون سے معلوم ہوا ہے کہ چند ترکی رفقا بھی پانی کی نذر ہو گئے -

سمیرنا کے گرجا میں تعمیر جدیدہ کے لیے ۱۰ ہزار قرش کا چندہ اب تک فراہم ہو چکا ہے چندہ کی فہرست کھلی ہوئی ہے اور مسلمان بخوشی چندہ دے رہے ہین -

حبشہ میں چند ہفتہ پیشتر طاعون کا زور شور تھا اب جاتا رہا اور شہر میں امن ہو چلا ہے - خدا فضل کرے -

تیرہ مہینے ہی ایک جہازی کمپنی جو ترکی میں قایم ہوئی تھی بفضلہ تعالیٰ اسکے کاروبار میں ترقی ہو رہی ہے کمپنی نے حال میں دو نئے جہاز یورپ سے بمبئی میں جو یورپ میں سامان تجارت لے کر بیجا گئے ہین -

اسکندریہ میں ایک لڑکا بلند مینارہ سے گر پڑا - اور پاش پاش ہو گیا - ایسے ہی دو تین حادثے برقی ٹرام کے ہوئے ایک معزز شخص اسی برقی ٹرام کے نیچے کچل گیا -

کیا طاعون لا علاج مرض ہے

خداوند تعالیٰ

کی حکمت بالغہ [illegible] باعث امراض پیدا ہوتی ہیں [illegible] اسی کی عنایت و کرم سے ان امراض کے [illegible] علاج ہوتے ہیں۔ لیکن [illegible]

آگاہی کے لئے

[illegible]

چنانچہ اس عاجز نے

[illegible]

الحمد للہ بفضل آں حکیم مطلق

[illegible]

علاج ہی یقیناً علاج ہے

[illegible]

اسباب میں

[illegible]

وبائی بیماریوں میں

[illegible]

اس لئے جب تم کو

[illegible]

ہمارے دیسی بھائیوں

[illegible]

خوب یاد رکھنا چاہئے

[illegible]

ہدایات

[illegible]

[illegible]

اگر مرض شدید ہے

[illegible]

علاج حفظ ماتقدم

[illegible]

خبردار! ہوشیار!!

[illegible]

کیا وجہ ہے

[illegible]

[illegible]

اکثر مذاہب

[illegible]

وہ یہی مخلوق ہے

[illegible]

اکسیر شفا ہے اور بس!

[illegible]

دہلی کے شفاخانہ [illegible] حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکماء ایڈیٹر رسالہ حفظ صحت [illegible]

([illegible] نے اپنے مطبع [illegible] بازار میں چھاپ کر [illegible] شائع کیا)